السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علماء دین ارشاد فرمائیں کہ جب فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت دو رکعت سنتِ فجر ادا کرلی جائیں یا جماعت میں شمولیت اختیار کرلی جائے؟ اور شاملِ جماعت ہونے کی صورت میں سنتیں طلوع آفتاب سے قبل یا بعد از طلوع ادا کی جائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بموجب فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پہلی حدیث:

(إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة[1]) ([1])

"جس وقت نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہے۔"

دوسری حدیث:

(ثم زاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی قوله صلی اللہ علیہ وسلم: إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، قيل يا رسول الله! الا ركعتي الفجر؟ قال لا ركعتي الفجر (اخرجه ابن عدی) (مسلم 1/46-234، بیہقی 2/483)

"پھر مسلم بن خالد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! کیا اس وقت دو رکعت سنت فجر کی بھی نہ پڑھے؟ فرمایا: نہ ہی دو رکعت سنتِ فجر۔ (ابن عدی)

تیسری حدیث:

اور بخاری میں عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

(أن رسول الله- صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم- رأى رجلاً, وقد أقيمت الصلاة يصلي ركعتين، فلما انصرف رسول الله- صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم آلصبح أربعًا؟ آلصبح أربعًا؟) (فتح الباری 2/148)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو جماعت کے کھڑے ہوئے دو رکعت سنت ادا کر رہا ہے تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے (تو فرمایا) کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے؟ کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو؟"

آثارِ صحابہ:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فصبه، وقدوری عن عمر رضی اللہ عنہ انه کان اذا رجلا یصلی وہو یسمع الاقامة ضربه، عن طریق عطیة قد رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ قضاهما حین سلم الامام) (بیہقی 2/483)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ دو رکعت ادا کر رہا ہے اور مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو حضرت عبداللہ نے اس کو کنکر مارا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے درآنحالیکہ وہ اقامت سن رہا ہے تو اس کو مارتے۔ عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فجر کی سنتوں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کیا۔"

چوتھی حدیث:

اور مزید حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلاۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس!أصلاتان معا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذا) (مسند حمیدی 2/383، مغنی ابن قدامہ 2/119)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے آپ کے ساتھ فجر کی نماز فرض پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا! ٹھہر جاؤ" اے قیس رضی اللہ عنہ! کیا تم دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے دو رکعت سنت فجر نہیں پڑھی تھی، تو آپ نے فرمایا، اگر ایسا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

روایات مذکورہ بالا سے فرض جماعت کے کھڑے ہونے کے وقت جماعت میں شامل ہونا اور جماعت کے بعد سنتوں کا قبل از طلوعِ آفتاب پڑھنا بھی ثابت ہوتا ہے اگر کوئی طلوع آفتاب کے بعد سنتیں پڑھے تو وہ بھی درست ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبیداللہ و عبدالحق (محمد عبیداللہ 1391)(فقیر عبدالحق 1291

اسمائے گرامی مؤیدین علماء کرام:

إذا أقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ إلا المکتوبۃ ۔ نص سمت و بمقابلہ نص تعلیلات قیاسیہ باطل است۔ (میر احمد) پشاوری

واقعی ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا صلاۃ الا المکتوبۃ ۔ سنتوں کے پڑھنے کے جواب سے مانع ہے مگر فرضوں کے بعد بلاشبہ درست ہے۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔

قد ثبت فی الصحیحین وغیرہما انہ اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ الا رکعتی الفجر لا اصل لہ، قالہ البیھقی، و نقل عنہ فی المحلی شرح الموطا، واللہ اعلم بالصواب

صحیحین اور ان کے علاوہ سے بھی ثابت ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی اور "الا رکعتی الفجر" (یعنی ماسوا فجر کی دو رکعتوں کے) کا اضافہ بے بنیاد ہے (بیہقی 4/383) اور (اس سے محلی شرح الموطا نے نقل کیا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالرؤف البہاری (عبدالرؤف 1303

الجواب صحیح والرای نجیح، نمقہ محمد یٰسین الرحیم آبادی عفی عنہ

مجیب صاحب نے بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے حقیقت میں اقامت کے بعد سنتِ فجر ادا کرنا از روئے حدیث صحیح السند ناجائز و نادرست ہے اور کتب فقہ میں بھی اس طرح سنت پڑھنے کو ممنوع لکھا ہے جس طرح کے آج کل ہمارے زمانہ کے جہال صف کے قریب اور مسجد میں ادا کر لیتے ہیں۔ اور فتح القدیر ص 340 ([2]) مطبوع میں لکھا ہے کہ اس طرح سے جیسا کہ آج کل مروج ہے سنت فجر پڑھتے ہیں، بہت سخت مکروہ اور بڑے اجہل ہیں۔ اور ہدایہ مع الکفایہ صفحہ 86 میں لکھا ہے کہ: سنتِ فجر وقت اقامت مسجد میں ممنوع و نادرست ہے، اگر پڑھتے تو خارج از مسجد پڑھے۔ اور مولوی عبدالحیٔ لکھنوی حنفی نے عمدۃ الرعایۃ ص 238 و تعلیق المجد ص 88 میں بعد التتبا (یعنی اس اختصار کے بعد) بڑی صراحت سے مذکور ہے کہ صحیح مرفوع احادیث کی رو سے سنتِ فجر تکبیر (اقامت) کے وقت نہ پڑھنی چاہیے۔

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب 1300ھ الفنجابی نزیل الدلی

الجواب صحیح۔ محمد طاہر سہلٹی 1304ھ

اکثر جاہل لوگ جو وقتِ اقامت فرض، صبح کی سنتیں پڑھتے ہیں یہ درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔ محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی۔

خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین 1292ھ

سید محمد عبدالسلام 1299ھ

الجواب صحیح عبداللطیف 1298ھ

محمد امیر الدین 1301ھ

---

[1](فتح الباری 2/148، مسلم 1/493، حدیث نمبر 63/710، دارمی 2771، مصابیح 1/393)

[2] ابن ہمام نے تحریر کیا ہے کہ فان صلی من الفجر رکعۃ ثم أقیمت یقطع ویدخل معھم۔ (فتح القدیر 1/237) اور امام محمد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا: دو نمازیں ایک وقت یعنی جماعت کے روبرو نفل پڑھنے سے آپ نے منع کیا اور امام محمد نے کہا کہ جب اقامت ہو جائے تو ماسوا دو رکعت فجر کے، اور نوافل کا پڑھنا مکروہ ہے۔ ان دونوں کے پڑھنے میں کچھ عیب نہیں۔ اگر مؤذن اقامت کہہ دے تو (یہ جماعت کے ہوتے ہوئے نہ پڑھتا رہے یا اقامت سن کر شروع کر دے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مؤطا امام محمد ص 37(جاوید

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن